# چار مہلک بیماریاں اور ان کا علاج

پیشکش: دار السنہ لالپورہ
ترجمہ: فيصل بن علي الكشميري
نظر ثانی: استاد طارق بن علی بروہی (حفظہ اللہ)

ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:[1]

"**کفر کے چار ارکان (ستون) ہیں: تکبر، حسد، غیض وغضب، اور شہوت (نفسانی خواہشات)۔** پس دل میں تکبر کا ہونا اس کو انقیاد (فرمانبرداری وتابعداری) سے روکتا ہے، اور حسد اس کو نصیحت (خیر خواہی) کے خود قبول کرنے سے اور دوسروں کی خیر خواہی چاہنے سے روکتا ہے، اور غیض وغضب اس کو اعتدال اور تواضع (عاجزی وانکساری) سے روکتا ہے، اور شہوت اس کو عبادت کے لیے فارغ ہونے سے روکتی ہیں۔

پس جب دل سے تکبر کا ستون ٹوٹ جاتا ہے تو اس پر انقیاد (تابعداری وفرمانبرداری) آسان ہو جاتی ہے، اور جب حسد کا ستون ٹوٹ جاتا ہے تو اس پر نصیحت (خیر خواہی) قبول کرنا اور دوسروں کے لیے چاہنا آسان ہو جاتا ہے، اور جب غیض وغضب کا ستون ٹوٹ جاتا ہے تو اس پر اعتدال اور تواضع (عاجزی وانکساری) آسان ہو جاتی ہے، اور جب شہوت (نفسانی خواہشات) کا ستون ٹوٹ جاتا ہے تو اس پر صبر، عفت (پاک دامنی)، اور عبادت آسان ہو جاتی ہے۔

**اور پہاڑوں کا اپنی جگہ سے ٹل جانا ان چار خصلتوں کے اس شخص سے زائل ہونے سے زیادہ آسان ہے جس کو ان میں مبتلا کر دیا گیا ہو،** خاص طور پر جب یہ (نفس کی) پختہ ماہیت، راسخ عادات، اور مضبوط خصلتیں بن چکی ہوں؛ پس بلاشبہہ ان کی موجودگی میں اس کا کوئی عمل قطعاً نہ تو قائم رہتا ہے اور نہ ہی اس کا نفس ان کی موجودگی میں پاک ہوتا ہے۔ **اور جب بھی وہ عمل میں محنت کرتا ہے تو یہ چار خصلتیں اس پر اس عمل کو بگاڑ دیتی ہیں- اور ہر آفت ان ہی سے جنم لیتی ہے**- اور جب یہ دل میں گھر کر جائیں تو اس کو حق باطل کی صورت میں اور باطل حق کی صورت میں، اور معروف منکر کی صورت میں اور منکر معروف کی صورت میں دکھاتی ہیں۔ اور دنیا اس کے قریب ہو جاتی ہے اور آخرت اس سے دور ہو جاتی ہے۔

**اور جب تم امتوں کے کفر پر غور کرو گے تو اس (کفر) کو ان ہی (چار خصلتوں) کی پیداوار پاؤ گے ہے۔ اور ان ہی پر عذاب وارد ہوتا ہے۔ اور اس (عذاب) کا ہلکا ہونا یا شدید وسخت ہونا ان ہی کے ہلکے پن یا شدت کے مطابق ہوتا ہے۔ پس جس نے بھی ان کو اپنے نفس پر کھول دیا تو اس نے دنیا اور آخرت میں تمام شر کے دروازوں کو اپنے اوپر کھول دیا۔** اور جس نے ان کو اپنے نفس کے اوپر بند کر دیا تو اس نے تمام شر کے دروازے بند کر دیے۔ کیونکہ بلاشبہہ یہ انقیاد (فرمانبرداری اور تابعداری)، اخلاص، توبہ، انابت (اللہ تعالی کی طرف رجوع)، حق بات قبول کرنے سے، مسلمانوں کے لیے خیر خواہی چاہنے، اور اللہ تعالی اور اس کی مخلوق کے لیے تواضع (عاجزی وانکساری) اختیار کرنے سے روکتے ہیں۔"

---

[1] الفوائد (ص ۲۳۱)؛ مطبوع دار ابن حزم

# سبب اور علاج

ابن القیم آگے فرماتے ہیں :

"**اور یہ چار خصلتیں بندے کی اپنے رب سے جہالت اور اپنے نفس سے جہالت کی پیداوار ہوتی ہیں۔** کیونکہ بلاشبہہ اگر اس نے اپنے رب کو صفات کمال اور جلال کے ساتھ، اور اپنے نفس کو نقائص و آفات کے ساتھ پہچانا ہوتا تو وہ تکبر نہ کرتا، اور نہ ہی اس نفس کے لیے غضب ناک ہوتا، اور نہ ہی کسی کو اللہ کی طرف سے دی گئی نعمت پر حسد کرتا۔ کیونکہ بلاشبہہ **حسد حقیقت میں اللہ تعالی سے دشمنی کی ایک قسم ہے۔** کیونکہ یہ (حاسد) اللہ تعالی کی اپنے بندے پر نعمت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ اللہ تعالی اِس کو پسند کرتا ہے اور یہ اس سے اس نعمت کے زوال کو پسند کرتا ہے جبکہ اللہ تعالی اس کو ناپسند کرتا ہے؛ اسی لیے وہ اللہ تعالی کا اس کی قضاوقدر، اور اس کی پسند وناپسند میں اُس کا مخالف ہے۔ اور اسی وجہ سے **ابلیس حقیقی معنوں میں اس کا دشمن ہے کیونکہ اس کا گناہ تکبر اور حسد کی وجہ سے ہی تھا۔**

پس ان دو صفتوں **(تکبر اور حسد) کا قلع قمع اللہ تعالی کی معرفت، اس کی توحید، اس پر رضامندی اور اس سے راضی ہو جانا، اور اس کی طرف انابت (رجوع کرنے) میں ہے۔**

**اور غیض وغضب کا قلع قمع اپنے نفس کی معرفت سے ہوتا ہے اور یہ کہ یہ (نفس) اس چیز کا مستحق ہی نہیں کہ وہ اس کے لیے غضب ناک ہو جائے یا اس کے لیے انتقام لے؛** کیونکہ بلاشبہہ یہ رضامندی اور ناراضگی کے ذریعے سے اس نفس کو اس کے خالق اور پیدا کرنے والے پر ترجیح دینا ہے۔ اور اس آفت وبلا کو دور کرنے کا سب سے بڑا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کو اس چیز کا عادی بنائے کہ وہ صرف اللہ تعالی کے لیے ہی ناراض اور اسی کے لیے راضی ہو۔ پس جب بھی اس کے نفس کے اندر اللہ تعالی کے لیے ناراضگی اور رضامندی داخل ہو جاتی ہے تو اس سے اس کے برابر نفس کے لیے ناراضگی اور رضامندی نکل جاتی ہے۔ اور اسی طرح اس کے برعکس بھی ہوتا ہے (یعنی اگر اس کے اندر اپنے نفس کے لیے ناراضگی اور رضامندی داخل ہو جاتی ہے تو اس سے اس کے برابر اللہ تعالی کے لیے ناراضگی اور رضامندی نکل جاتی ہے۔[2])

**جہاں تک نفسانی خواہشات کا تعلق ہے تو ان کی دوا صحیح علم اور معرفت ہے** کہ اگر وہ اپنے نفس کو وہ سب عطا کرے جس کی یہ خواہش کرتا ہے تو وہ اپنے نفس کو انہی خواہشات سے محروم کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے، اور اس نفس کو لگام دینا ہی (اصل میں) ان تک پہنچنے کا سب سے بڑا سبب ہے۔ پس جب بھی تم اس نفس پر خواہشات کا دروازہ کھول دو گے تو تم خود انہی خواہشات سے اس نفس کی محرومی کا سبب بنو گے، اور جب بھی تم ان کا دروازہ بند کرو گے تو تم بہترین اور مکمل طریقے سے انہی تک پہنچنے کا سبب بنو گے۔

پس غضب وحشی جانور کی طرح ہے؛ جب اس کا مالک اسے کھلا چھوڑ دیتا ہے تو وہ اسی کو کھانے لگ جاتا ہے۔ اور نفسانی خواہشات آگ کی مانند ہیں؛ جب بھی انسان اس کو بھڑکاتا ہے تو وہ اس کو جلانے لگتی ہے۔ اور تکبر بادشاہ سے اس کی بادشاہت چھیننے (کی کوشش) کے مترادف ہے؛ اگر وہ تمہیں ہلاک نہ بھی کرے پھر بھی (کم از کم) تمہیں اس سے نکال پھینکے گا۔ اور حسد اپنے آپ سے زیادہ طاقتور شخص کے خلاف دشمنی اختیار کرنے کی مانند ہے۔

**پس جو اپنی شہوت اور غضب پر قابو پالیتا ہے تو شیطان اس کے سائے سے بھی بھاگ جاتا ہے، اور جس پر اس کی شہوت اور غضب غالب آجائے تو وہ اپنے آپ سے بے خبر ہو جاتا ہے۔**"

---

[2] مترجم کی وضاحت